منتقل کیا گیا۔ نہ اپنے ساتھ مصارف کے لیے کچھ رقم بھی لائے تھے، جو سرکاری خزانے میں امانت کے طور پر داخل کی گئی تھی، لیکن بعد میں اسی امانت سے نواب مشتاق احمد خان صاحب کا رشتہ یہاں کے کارپردازوں نے کاٹ دیا۔ اور یہ لحاظ بھی نہ کیا کہ یہ اُس ریاست کا نمائندہ ہے جو بتیس کروڑ روپیہ حکومت پاکستان کی نذر کر چکی تھی۔ اِن حالات کے باوجود نواب صاحب نے "جلتی آگ" کے زمانے میں فرضی نام سے حیدر آباد کا سفر پاکستان کی بھلائی کے لیے کیا۔ مگر جواباً جو کچھ ان کو یہاں پیش آیا، سخت عبرت ناک بلکہ شرم ناک ہے۔ پھر وہ صدمۂ عظیم کہ حیدر آباد کو ہندوستان نے شکار کر لیا۔ مزید حسرت ناکام یہ کہ اس سلسلے میں بیرونِ حیدر آباد سے جو کام ہونا تھا، وہ نہ ہو سکا۔

یہ کتاب ایک ایسا افسانۂ حقیقت ہے جس کا مرکزی کردار طرح طرح کی مشکلات اور ذہنی اُلجھنوں سے گزرتا ہے۔ مگر اپنے ایمان، اپنے جذبۂ صادق، اپنے عزائم، اپنے صبر، اپنے اخلاق اور اپنی جراَتِ حق گوئی کو برقرار رکھتا ہے۔ اس کتاب کے قاری اگر یہی سبق اس سے اخذ کر لیں تو گراں قدر حاصل ہے۔ نواب صاحب کی اس نگارش میں ہماری تہذیبی اور اخلاقی روایات جھلملاتی ہیں۔

WITNESSES UNTO MANKIND

مؤلف: مولینا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ مترجم، خرم مراد۔ ناشر: دی اسلامک فاؤنڈیشن، ۲۲۳ لندن روڈ، لاسٹر (LE2 1ZE) انگلینڈ، کاغذ، ٹائپ سرورق مغربی معیارات کے مطابق۔ قیمت درج نہیں۔

مولینا مودودیؒ کے ذخیرۂ تحریر و تقریر میں خواص و عوام سب کے لیے بڑی اہمیت رکھنے والی چیزوں میں سے ایک "شہادتِ حق" ہے جو پہلے ایک خطابے کی صورت میں وجود میں آئی۔ پھر ایک پمفلٹ کی صورت میں کئی بار شائع ہوئی۔

اسلام میں دین کی طرف سے آدمی پر دوہری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک، اپنے متعلق،